

ہو کر مجھے پھرے میں بند کر دیا گیا تو کم از کم تیر کمان یا صیاد کی کہیں نشینی کا تو کوئی کھٹکا باقی نہ رہا۔ اس سے تو نجات مل گئی اور آرام کی زندگی بسر ہونے لگی۔

مرزا غالب نے اس شعر میں زندگی کے دونوں رُخ پیش کیے ہیں، ایک آزادی کی زندگی کا رخ، دوسرا قید و محکوم کی زندگی کا رخ۔ آزادی کی زندگی میں یقیناً مصیبتیں بھی ہیں، تاہم ان کے باوجود انسانی فطرت یہ ہے کہ سب عموماً اسی زندگی کی طرف مائل ہوتے ہیں۔ ایک طبقہ ایسا بھی ہے، جو خطرات کی دہشت برداشت نہیں کر سکتا اور یہی چاہتا ہے کہ سب غلشوں سے محفوظ ہو کر کسی گوشے میں بہ آرام بیٹھا رہے، لیکن اس سے زندگی کے عام عزائم پر جو تباہی خیر اثر پڑتا ہے، اس کا اندازہ پیش کرنا مشکل ہے۔ مرزا نے یہاں صرف رخ پیش کر دینے پر قناعت کر لی، کسی ایک رخ کی دعوت نہیں دی اور ضروری نہیں کہ ہر شعر میں کوئی نہ کوئی دعوت دی جائے۔

۴۔ لغات - زُہد : عبادت اور پرہیزگاری۔

ریائی : جس میں ریا اور نمائش شامل ہو۔

یاداشِ عمل : عمل کا بدلہ

طمعِ خام : ایسی حرص، جس کا پورا ہونا ممکن نہ ہو، 'نازیبا حرص'،

فضولِ حرص۔

شرح : میں خدا پرستی اور عبادت گزار کی کا۔ کیونکر قائل ہو سکتا ہوں؟

مانا کہ وہ ریا و نمائش کے داغ سے پاک ہے، لیکن اس میں کیا شبہ ہے ہر زاہد

اور پرہیزگار کے دل میں یہ چیز بیٹھی ہے کہ نیکی کے جو کام وہ کر رہا ہے، ان

کا بدلہ لے گا اور یہ ایسی حرص ہے، جو مخلص عبادت گزار کے لیے زیبا نہیں۔

عبادت اس لیے کرنی چاہیے کہ بندے کے لیے پروردگار کی بندگی ہی زیبا ہے

اس کا بدلہ لینے کی آرزو ایسے بندے کو بالکل فضول معلوم ہوگی، جو صرف اپنی